بہی گئی ۔ جو لوگ علوم اسلامی سے جاہل ہین ۔ اور بیہودہ تصوف کا دم بہرتے ہین ۔ اور اپنے اور اپنے ہمجنسون کی خوابون اور مکاشفات پر ایمان و یقین رکہتے ہین ۔ وہ کادیانی کو ان بناوٹی علامات سے مہدی مان گئے ہین ۔

ازانجملہ ایک حافظ صاحب ہین ۔ (خدا انکی دستگیری و رہبری کرے ۔ اور کادیانی سے پنجہ سے انکو نجات بخشے ۔ جیسا کہ زمانہ ظہور دروغگوئی کادیانی متعلق موت عبداللہ آتہم سے وہ کسیقدر نجات حاصل کر چکے ہین ۔ اور اس وجہ سے ہمنے انکا نام ظاہر کرنا مناسب نہین سمجہا ۔ کیونکہ اب ہمکو انکی پوری ہدایت و نجات کی امید ہو گئی ہے ۔) انہون نے ہمکو انہی دنون جب خسوف کسوف ہوا ہتا ۔ اس مضمون کا خط لکہا ہتا ۔ کہ اب تو خدا تعالےٰ نے کادیانی کی تصدیق کے لئے خسوف کسوف کو جمع کیا ہے ۔ اب تو اسکو مہدی موعود مان لو ۔ مگر اے حضرات ناظرین با تمکین ! خدا تعالے نے اس خاکسار کو کفریات کادیانی کی بیخکنی اور اس کے مغالطات و مکاید کے پردہ دری کے لئے مامور و موفق کیا ہے ۔ لہذا یہ عاجز باوجود عدم تحقق شروط کادیانی اور بلا طلب انعام ایکہزار جو ان شروط کے تحقق پر موقوف ہے اور غیر کے اختیار مین ہے اس کے دعوے مہدی ہونیکے رد مین اور اسکے سوال کے جواب مین کہتا ہے کہ مہدی کی جو چار علامتین جس عنوان سے اور جس مضمون کی کادیانی نے بتائی اور اپنے اوپر لگائی اور جمائی ہین یہ کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح مین مہدی موعود کے لئے وارد نہین ۔ اور جو علامات مہدی موعود کی حدیثون مین ہین (خواہ وہ احادیث صحیح ہین یا غیر صحیح مرسل منقطع وغیرہ) وہ اس دجال کادیانی مین پائی نہین جاتین ۔ اس پر خاکسار قسم کہانے کو حاضر ہے ۔ مگر اس کی شرط وہی کہ جو اثر ناراستی مجہ پر ظاہر ہو وہ تین ہی دن مین ہو ۔ اور اس اثر کے ظاہر ہونے کے بعد مجہے کادیانی کے ضمن اشتہار کا ملے جو مین چاہون ۔

یہ مجمل جواب اسکی درخواست مستم کے لئے کافی و وافی ہے اور اگر کوئی ان احادیث متعلق مہدی اور ان علامات کی جو احادیث کی شہادت سے مہدی موعود مین پائی جائینگی تفصیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کا طالب و شایق ہو۔ تو وہ ہمارے ان مضامین کا انتظار کرے جو کادیانی کے دعوئے مہدویت کے متعلق شایع ہونگے۔ اگر ناظرین ان مضامین کی اشاعت کے لئے رائے اور مدد دین گے۔

ازانجملہ یہ نمبر ۴ ہے جو کادیانی نے اس رسالہ کے صـ ۳۶ مین کہا ہے کہ ہزارون اشخاص نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ اور لوگ ہزارون روپیہ سے میری مدد کرتے ہین۔ اگر پچاس ہزار روپیہ کی ضرورت ہو تو بلا توقف حاضر ہو جائین۔ یہ قول گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ہے۔ گورنمنٹ اس قول کے ساتھ کادیانی کی پیشگوئی میعاد ہشت سالہ کو اور اسکے اس اصول صـ ۱۲ کتاب آئینہ کادیانی کو ملا کر غور کی نگاہ سے دیکھے۔ تو گورنمنٹ کو کادیانی کی کمال نگرانی کی ضرورت ثابت ہو۔ کادیانی کا یہ دعویٰ کہ جب پچاس ہزار کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ لوگ حاضر ہو جاتے ہین بالکل مبالغہ ہی نہین بیشک کادیانی کے فالوورز (پیرجان) مین دو تین شخص ایسے ہین جو ریاست جمّون یا ملک حیدرآباد دکن سے تعلق یا شراکت رکھتے ہین۔ اور وہ ہزار ہا روپیہ سے کادیانی کی مدد کرتے ہین۔ اور آئندہ بھی کادیانی جو ان سے مانگے وہ دینے کو حاضر ہین۔ ہم ابھی ان کے نام ظاہر کرنا مناسب نہین سمجھتے۔ کوئی پوچھیگا تو ظاہر کر دین گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

ازانجملہ یہ نمبر ۵ ہے۔ جو کادیانی نے رسالہ انوار کے صفحہ ۵۴ مین اپنی عربی کتابون کے جواب نہ لکھے جانیکو ایک قسم کی لعنت قرار دیکر کہا ہے کہ درحقیقت یہ لعنت کچھ تھوڑی نہین۔ بلکہ ایک ہزار لعنت ہے کہ اگر زنجیرون کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر ان کی لمبائی دکھلائی جائے تو ایک بڑا رسّہ بنتا ہے جو تمام مکفرین کے گلے مین ڈالنے کے لئے کافی ہوگا۔ اور اس سے پہلے صـ ۸ و ۹ و ۱۶۲ مین اس رسالہ کی یہی بات اُس نے اپنے بڑے بھائیون عیسائیون کو کہی ہے۔ اور ان کیطرف سے رسالہ نور کا جواب نہ لکھے جانیکو مادیہ لعنت بنا کر ان کے گلے مین ڈالی ہے۔

مگر اے حضرات ناظرین! آپ لوگ بخوبی جان چکے ہین کہ اس قسم کی لعنت کادیانی اور اسکے اتباع کے گلے مین ایسی پڑی ہوئی ہے کہ اسمین آپ اپنی زبان سے تمام جہان کے ملعونون

سے سبقت لے گئے ہوئے ہین ص ۳۵ جلد ہذا ملاحظہ ہو۔

آئے حضرات ناظرین! اگر کسی کے کہنے سے دوسرے پر لعنت پڑجاتی ہے تو آپ صاحبان جانتے ہین اور کادیانی صاحب بہی اس رسالہ انوار کے ص ۵۵ وغیرہ مین مان چکے ہین۔ کہ کادیانی پر چارون طرف سے لعنتون کی بارش ہو رہی ہے۔ اور اگر کسی کی بات یا کتاب کا جواب نہ لکہنا لعنت یا ہاویہ ہے تو کادیانی صاحب تو اسمین پہنسے ہوئے اور جکڑے ہوئے ہین۔ اشاعۃ السنۃ چار سال سے کادیانی کے رد و جواب مین رسائل و مضامین شائع کر رہا ہے۔ اور بعض مضامین کے جواب پر وعدہ انعام صدہا روپیہ دیچکا ہے۔ (دیکہو جلد ۱۴ اشاعۃ السنۃ کا ص ۷۵۔ ۷۷۔ ۸۰۔ ان مین چار سو روپیہ انعام کا وعدہ ہے۔ اور جلد ۱۵ کا ص ۱۵۰ وغیرہ جنمین چہ سو روپیہ انعام کا وعدہ ہے) مگر کادیانی نے کسی مضمون کا جواب نہین دیا۔ اور نہ آئندہ جواب دیسکتا ہے۔ لہذا وہ پہلی تجویز سے لعنت کا مستحق و مورد ہو چکا ہے۔ ہان اشاعۃ السنۃ کی طرف سے یہ قصور و کسر رہگئی تہی کہ اس نے جواب نہ لکہنے پر اپنی طرف سے لعنت کا انعام اسکو نہین دیا سو اب دیا جاتا۔ اور کہا جاتا ہے کہ اگر کادیانی ان مضامین کا جواب نہ دے تو اسپر اور اس کے ان اتباع پر جو اسکی تمام اس قسم کی باتین مانتے ہین اور اسکی تقلید مین اندہے بہرے ہو رہے ہین دس ہزار لعنت ہے۔ یہ انعام خاکسار کی طرف سے ہے۔ اب اتنی تکلیف کادیانی صاحب خود کرلین کہ ان دس ہزار لعنتون پر نمبر خود لگالین پہر ان کو زنجیر کی طرح جوڑکر ان کا لنبا رستہ بناکر اپنے اور اپنے اتباع مذکورین کے زیب گلو فرمائین

یہ صلہ و انعام مضامین سابقہ کے علاوہ اس تازہ مضمون پر بہی ہے جو خدا تعالی کے وعدہ کے نہ ٹلنے اور حضرت یونسؑ کی قوم کے عذاب کے قطعی ہونے کے متعلق لکہا گیا ہے۔ اور اس مضمون کو کمزور و غلط ثابت کرنے پر دو ہزار روپیہ انعام کا وعدہ بہی دیا گیا ہے۔

وازانجملہ یہ نمبر ۱۶ ہے جو رسالہ انوار کے آخیر مین بصفحہ (۱۰۰) کادیانی نے ہم سے سوال کیا ہے۔ ہمارا انجام کیا ہوگا۔

پہر اسکے جواب مین بصفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱ جو کچہ کہا ہے۔ اسمین اپنے دام افتادہ حمقا کو تسلی

دیکر پہنسایا جاتا ہے۔ یا یون سمجہو کہ خود شیخ چلی بنکر دکہاتا ہے۔ آپ مانتے ہین جو لوگ صادق اور خدا کی طرف سے ہوتے ہین۔ وہ آزمایشون سے کچلے جاتے ہین پیسے جاتے ہین خاک مین ملائے جاتے ہین۔ چارون طرف سے انپر طعن ولعن کی بارشین ہوتی ہین۔ ان کے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبہ کرتا ہے۔ تب بہی وہ ہلاک نہین ہوتے۔ خدا ان کو مٹی مین پہینک دیتا ہے۔ اور لوگ انپر چلتے اور پیرون کے نیچے کچلتے ہین۔ اور ہر ایک طرح انکی ذلت ظاہر ہوتی ہے۔ تب تہوڑے دنون کے بعد وہ دانہ سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہین۔ اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتہہ نمودار ہوتے ہین۔ ایسی ہی اور لن ترانیان یا طفل تسلیان یا شیخ چلی کیسی من سمجہوتیان ملاحظہ کر صفحہ ۱۵ مین آپ فرماتے ہین "کہ کشف مین مینے دیکہا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا۔ اور وہ کہتا ہے۔ لوگ پہرے جاتے ہین تب مین اسکو خلوت مین لے گیا۔ اور مین نے کہا لوگ پہرتے جاتے ہین۔ مگر کیا تم بہی پہر گئے تو اس نے کہا کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین"

حضرات ناظرین! کادیانی کے اس سوال کا جواب صحیح یہی آخری فقرہ ہے۔ ہے اور کادیانی کے کشفون والہامون مین کچہہ سچ ہے تو صرف ایک یہی کشف سچا اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ کادیانی کے مذہب مین کشف بہی خواب کی مانند تعبیر کا محتاج ہوتا ہے اور تاویلی معنے رکہتا ہے۔ لہذا اس کے ظاہری معنے جو کادیانی سمجہا ہے صحیح نہین ہین۔ بلکہ تاویلی صحیح ہین۔ اور وہ تاویل یہ ہے کہ اس فرشتہ سے جو اس کشف مین کادیانی پر ظاہر ہوا۔ حکیم نوردین صاحب جہوٹی بہیروی مراد ہین۔ یہی حکیم صاحب کادیانی کو از راہ غمخواری فرماتے ہین۔ کہ لوگ پہرتے جاتے ہین۔ اور یہی حکیم صاحب کادیانی کو جواب اس سوال کادیانی کے کہ لوگ پہرے جاتے ہین مگر کیا تم بہی پہر گئے" فرماتے ہین کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین۔ اور ان کو تسلی دیتے ہین۔ اور یہی اس کشف کی تعبیر ہے کہ تمام لوگ جو اس وقت تک کادیانی کے دام مین ہین۔ رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے اس سے

پہر جائین گے ۔ اور رہجائین گے ۔ تو صرف حکیم صاحب رہجائینگے ۔

اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ حکیم صاحب درحقیقت کادیانی کے پیرو نہین بلکہ پیش رو اور مرشد ہین ۔ وہی ہین جو اپنے مذہب نیچریت پر کادیانی کو چلا رہے ہین ۔ اور یہ سمجہکر کہ کادیانی کو نصوص قرآن وحدیث کی تاویل کرنے اور بات بنانیکا ایسا ڈہب ہے کہ اسمین وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے ۔ قرآن کے ماننے والون کو قرآن کے معنے تحریف کرکے بات بنا دیتا ہے ۔ حدیث کے طالب کو حدیث کے معنے مین تحریف کرکے کچہ کا کچہہ بنا دیتا ہے ۔ عقلی باتون اور نیچری اصول کے ماننے والون کو وہی بہی کہدیتا ہے ۔ آپنے کادیانی کو بظاہر مرشد بنایا ہے ۔ اور اپنے آپکو انکا مرید ۔ پہر جو نیچری مذہب کا مسئلہ مسلمانون مین پہیلانا چاہتے ہین اسکا الہام والقا کادیانی کو کر دیتے ہین ۔ وہ جس رنگ وپیرایہ مین مناسب سمجہتا ہے اسکی اشاعت کرتا ہے ۔ لہذا وہ کادیانی سے منہ پہیرینگے ۔ گو سارا زمانہ اس سے پہر جائے ۔ وہ اس سے پہر جائین کیونکر پہر جائین ایسا مؤول ومحرف نصوص وہ دنیا مین کہان پائین گے ۔

دوسری وجہ یہہ ہے کہ حکیم صاحب کے پاس ریاست جمون کی پچہلی کمائی کا روپیہ بہت ہے ۔ اور آیندہ کے لئے بہی بعض رؤسا ارکان ریاست سے ادرار معین ہے ۔ جس سے وہ اپنا اور کادیانی کا گذارہ بخوبی چلا سکتے ہین ۔ انکے سوائے اکثر لوگ خصوصًا سیالکوٹی حواری جو قادیان مین جہونپڑی ڈالے پڑے رہتے ہین ۔ اور معہ زن وفرزند چہہ چہہ مہینے وہان ڈیرے لگائے رہتے ہین وہ صرف کہانیکے یار ہین ۔ اور گوشت وپلاؤ کے عاشق زار ۔ وہی لوگ تحریرًا وتقریرًا کادیانی کی جہوٹی تعریفین کرکے لوگون کو پہنساتے رہتے ہین ۔ پیشگوئی متعلق موت عبد اللہ آتہم کے جہوٹا ہونے سے پہلے وہ انکو یہہ کہتے تہے کہ لوگو بیعت کا وقت تو یہی ہے ۔ اور جب پیشگوئی موت عبد اللہ آتہم ظاہر ہوگئی اور اسپر فتح مکہ کی مثال صادق آئی تو اسوقت بیعت کا وہ اثر نہ رہیگا جو آجکل ہے اور اسپر یہ آیت قرآن پڑہتے تہے ۔ لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یعنے فتح مکہ سے پیچہے خرچ کرنیوالے پہلے خرچ

کرنے والے کے برابر نہیں ہین۔ پھر جب کہ لوگون کی آمد موقوف ہوئی۔ اور پرانے دام سے نکل گئے اور فلوس آنے بند ہوئے۔ تو ایسے لوگ کافور اور رفو چکر ہو جائین گے۔ اور کادیانی اور حکیم صاحب اکیلے رہجائین گے۔ اور حکیم صاحب کے ادبار پر دران اوقات بسر کرین گے۔

کادیانی کے پاس جو زمین ہے جسپر وہ اپنے مخالفون سے انعام کی شرطین لگایا کرتا ہے وہ اس لائق نہین ہے کہ اس سے لنگر چلے۔ پٹواری حلقہ سے معلوم کیا گیا ہے۔ کہ اس زمین کی سالانہ آمدنی دوسو روپیہ زیادہ نہین۔ ومعہذا وہ زمین کادیانی کے ہاتھ سے نکل جانیوالی ہے۔ کادیانی کی محبوبہ بیوی اسکو اپنے بیٹون کے نام منتقل کرانا چاہتی ہے۔

رہے مالیر کوٹلہ اور حیدرآباد کے حواری سو وہ بھی اس کشف کادیانی کی شہادت سے فرار ہونے والے ہین۔ پھر گذارہ اوقات کا ذریعہ وہی حکیم صاحب کا ادرار رہجائیگا جو تمام گوشت پلاخوارون کے لئے کافی و مکتفی ہوگا لہذا وہ کشف صادق ضرور صادق آجائیگا۔ کہ ایک آپ ہین دوسرے حکیم جی باقی اللہ اللہ خیر سلّا۔

حضرات ناظرین! کادیانی کے اس کشف والہام فرشتہ سے ہمارے اس دعوے کی تصدیق ہوتی ہے جو ہمنے صفحہ ۱۳۱ مین کیا تھا۔ اور کادیانی ان لاف زنیون کی تکذیب ہوتی ہے۔ جو صفحہ ۲۳ رسالہ بے انوار کادیانی سے بصفحہ ۱۹۲ رسالہ ہذا منقول ہین۔ مگر اس سے گورنمنٹ کو بیفکر و مطمئن ہو بیٹھے اور کادیانی کی نگرانی سے غافل نہ رہے۔ شاید یہ بھی کادیانی دجال کی ایک چال ہو۔ ایک بڑی پرانی پالیٹکس کا مقولہ ہے۔ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد۔

کادیانی جملہ اشتہارات و تحریرات کی نا یدہ باتون کا جواب پورا ہوا جس سے تکملہ کمال کو پہنچا۔ اب کادیانی کے قول ہشتم رسالہ بے انوار ۴ صفحی کا جواب مستقل مضمون مین دیا جاتا ہے جو ذیل مین معروض ہے:—

محرّر آزادؔ

"حرامزادہ"
کے متعلق
ایک سوال اور اس کا جواب

سوال

کیا جھوٹ بولنے سے یا کسی مسئلہ میں غلطی یا کوئی گناہ کرنے سے یا کسی کی بات یا شرط نہ ماننے سے انسان حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔؟

الجواب

جب سے مذہب، تہذیب اور انسانیت کا بنیادی پتھر رکھا گیا ہے کسی اہل مذہب یا مہذب یا انسان کے خیال و خواب میں بھی مسئلہ نہ آیا ہوگا۔ کہ انسان جھوٹ بولنے یا اور گناہ کرنے یا غلطی کا مرتکب ہونے یا کسی کا خلاف کرنے اور اپنے مخالف کی بات یا کوئی شرط جائز یا ناجائز کو نہ ماننے سے حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہاں۔ بازاری شہدے یا بے تمیز بچے آپس میں تخاطب کرتے ہیں۔ تو وہ ایسے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کہدیتے ہیں کہ جو ہماری بات نہ مانے وہ حرام کا بچہ۔ یا جو ہمارے ساتھ نہ دوڑے یا نہ کھیلے وہ اپنے باپ کا نہیں۔ مگر عاقل انسانوں کے نزدیک یہ لوگ ایسے انسانوں میں شمار نہیں کئے جاتے اور انکے ایسے اقوال اور افعال ایسی سیرت (جسکا ان میں غلبہ پایا جاتا ہے) کا نتیجہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ بہائم یا نیم وحشی۔

مدعیان تہذیب یا مہذب یا انسانیت سے صرف ایک صورت انسانی مرزا غلام احمد قادیانی نبی آیا ہے جس نے اپنی الہامی ڈکشنری (لغت کی کتاب) سے یہ لفظ نکالا۔ اور دست آویز سے کہا ہے۔

کہ جو شخص جھوٹ بولے یا غلطی کرے یا کادیانی کی شرط اور بات کو نہ مانے وہ حرامی یا حرامزادہ ہے اور اس الہامی لغت کے استعمال کو اس نے ایسا وسیع کیا ہے کہ گویا یہ لفظ حرامی و حرامزادہ اس فرقہ کے الہامیوں کا شعار اور ایک الہامی محاورہ اور انکا تکیہ کلام ہو گیا ہے۔

ہم اس امر کے ثبوت کے لئے اسکے الہامی ڈکشنری (تصنیفات) کے چند کوٹیشن (حوالے) کوٹ (نقل) کرتے ہیں جن سے ناظرین کو معلوم ہو گا کہ یہ نادر لغت آپ ہی کا الہام زادہ یا ایجاد ہے اور ایسی پر آپ کی بول چال الہامی محاورہ کی بنیاد ہے۔

(۱) آپ اپنی کتاب ساوس کے ص ۲۹۲ میں فرماتے ہیں جو شخص متقی اور حلال زادہ ہوتا ہے۔ وہ جرات کر کے اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل الزام نہیں لگاتا جسکا مفہوم بموجب منطوق یہ ہے کہ جو شخص کسی اپنے بھائی پر بے تحقیق الزام لگا دے وہ آپ کی الہامی لغت میں حرامزادہ کہلاتا ہے

(۲) اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے ساتھ ایک تقریر متعلق مسئلہ جہاد ملحق کر کے جو چھپوائی ہے۔ اسمیں گورنمنٹ کو دھوکہ دیا۔* اور جتایا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے آپ جہاد کو جائز نہیں سمجھتے پھر اس دھوکا کو پختہ کرنے کے لئے اپنی اس تقریر کی ص ۳ میں کہا ہے کہ محسن کی بدخواہی کرنا (یعنی گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کو جائز کہنا) ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

---

* اس کے دھوکا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مارنے اور اسکا مال لوٹنے کو حلال و مباح جانتا ہے چنانچہ اپنی کتاب [illegible] کے ص ۲ میں صاف کہہ چکا ہو کہ نافرمان انسان کے جان اور مال اسکے ملک سے خارج ہو کر خدا کے ملک میں آ جاتے ہیں پھر خدا جس طرح چاہے اسکو تلف کر دے" جس سے صاف ثابت ہو کہ جو اہتمام میں اس گورنمنٹ سے جہاد جائز کہنے والے کو حرامی کہا ہے یہ محض دھوکا ہے ایسے دھوکا باز کو حرامی بننا یا کسی کو حرامی کہنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو اسکا اعتبار کرنا نہیں اور اس سے چند روز ہوشیار رہنا ضروری ہے۔ وہ شخص مہدی کادیانی سے اسقدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا۔ ہماری اس تحریر کا جواب ہمارے [illegible] براہین احمدیہ سے نقل کیا ہے اب وہ عمل نہیں رہا۔ وہ اس وقت تک اسکا عمل تھا جبتک مہدی نہ بنا تھا اسکے مہدی بننے کی دوست [illegible]

(۳) آپ انوار اسلام کے بارہ میں مختصر تقریر مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء میں لکھتے ہیں کہ اگر اب بہی کوئی مخالف مولوی یا کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ یا کیسو والہ سکھ ہماری اس فتح نمایاں کا قائل نہو تو اسکے لئے طریق یہ ہے کہ مسٹر عبداللہ صاحب کو قسم مقدم الذکر کے کہانے پر آمادہ کرے اور اگر ایسا نکرے تو سمجہا جائیگا کہ وہ شریف نہیں۔ اسکی فطرت میں خلل ہے۔ یہہ نہایت صفائی کا فیصلہ اور کسی حلال زادہ کا کام نہیں۔ جو بغیر رعایت اس فیصلہ کے ہمکو جہوٹا شکست خوردہ قرار دے۔

(۴) آپ اپنے اشتہار تین ہزار مطبوعہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۴ء میں مسلمانوں کے ایک جوانمرد منشی سعداللہ صاحب لودہانوی کو جنہوں نے اسکی شرط مذکور کا خلاف کیا تہا مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ ہاں۔ اے ہندو زادہ! اب ثابت ہوگیا ہے کہ ضرور تو حلال زادہ ہے۔ ہماری اس شرط پر کہ کوئی عبداللہ آتہم قسم کہانے سے پہلے ہماری تکذیب نکرے۔ خوب ہی تونے عمل کیا

(۵) آپ اپنے رسالہ انوار ۲۵ صفحی کے صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مولویوں میں سے کہے کہ عبداللہ آتہم کا حق کیطرف رجوع کرنا ثابت نہیں تو اگر اس بات میں سچا اور حلال زادہ ہے۔ تو عبداللہ آتہم کو حلف پر آمادہ کرے۔

(۶) اور اس رسالہ کے صفحہ ۱۹ میں فرماتے ہیں۔ پہر بہی اگر کوئی ہماری تکذیب کرے اور اس مباہلہ کی طرف متوجہ نہو۔ اور ناحق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بیشک وہ حلالزادہ نہیں ہوگا۔

(۷) اور اس رسالہ کے صفحہ ۳۲ میں آپ فرماتے ہیں جو شخص اس فیصلہ (قسم) کے برخلاف بکواس کریگا۔ اور ہماری فتح کا قائل نہوگا تو صاف سمجہا جائیگا کہ اسکو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ اور حلالزادہ نہیں ہے۔

(۸) پہر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدہی راہ اختیار نکرے۔

(۹) اس رسالہ کے صفحہ ۱۳ میں اس شخص کے حق میں جو آپکے فیصلہ مذکورہ کو نہ مانے فرماتے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸) لکہا گیا تہا۔ اب جو وہ ہندی بنگیا ہے تو وہ مضمون اسپر چسپان نہیں ہوسکتا۔ اس امر کی تفصیل ہم اس مضمون میں کریں گے جو اس تقریر کے جواب میں عنقریب شایع کریں گے انشاء اللہ تعالے

یک خطا۔ دو خطا۔ سوم بار بخطا۔ یعنے جو سہ بارہ خطا کرتا ہے اس کی تائید کار ہوتی ہے۔

(۱۰) اسی رسالہ ص ۳ مین فرماتے ہین۔ اگر وہ ولد الحرام نہین اور حلال زادہ ہین تو اس مضمون کو پڑھکر اس فیصلہ کے لئے اُٹھ کھڑے ہون۔

(۱۱) پھر اسی صفحہ مین فرماتے ہین۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے مخالفون سے کون بلا توقف اس فیصلہ (قسم) کے لئے سعی کرتا ہے۔ اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔

یہ تازہ الہامی تصنیفات کادیانی کے حوالجات ہین۔ اب ایک دو حوالے پرانی الہامی تصانیف کادیانی نقل کئے جاتے ہین۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ الہام کادیانی کو قدیم سے ہو رہا ہے۔ اور یہہ الہامی محاورہ اسکا قدیمی محاورہ ہے۔

(۱۲) رسالہ شحنۂ حق مطبوعہ ۱۸۸۷ء کے ص ۵ مین آپ ایک آریہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہین۔ اگر وہ حلال زادہ ہے تو آپ امتحان کے لئے بپابندی شرائط متذکرہ بالا ہمارے سامنے آوین۔

(۱۳) اور اسی رسالہ کے ص ۶ مین فرماتے ہین وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہین وہ بہی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہین مگر اس آریہ مین اسقدر بہی شرم باقی نہ رہی۔

اس مضمون کے اور اس الہامی لغت نادرہ اور محاورہ شریفہ کے متضمن آپکی الہامی ڈکشنری کے حوالجات اور بہت ہین جن سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے

ان حوالجات سیزدہ گانہ سے ناظرین کو ثابت ہوگا کہ کادیانی کی الہامی ڈکشنری مین اس پاکیزہ لغت کے یہ شریفانہ معنے بیان ہوئے ہین۔ اور یہ کادیانی کا یہ شریفانہ والہامی محاورہ اور تکیہ کلام ہے۔ جس سے وہ ہر شخص کو جو اسکی بات نہ مانے یا غرض کے خلاف کرے یا اسکے نزدیک خطا یا غلطی کرتا ہو حرامی یا حرامزادہ کہدیتا ہے۔

مگر عام اہل مذاہب خصوصاً اہل اسلام اور جملہ اہل تہذیب اور کافہ انام جو انسان کہلاتے ہین کادیانی کی اس ڈکشنری کو مستند نہین جانتے۔ اور اس لغت اور محاورے سے وہ

اتفاق نہین رکہتے۔ اور وہ یہہ تحقیق اعتقاد رکہنے اور کہتے ہین کہ حرامزادہ یا حلال زادہ ہونا ایک فطرتی اور قدرتی امر ہے جو شخص واقع مین حرامزادہ ہو وہ نیک عمل کرنے یا اچہی صفت پیدا کرنے سے حلال زادہ نہین بنجاتا۔ سو جو شخص واقع مین حلال زادہ ہو وہ برا فعل کرنے یا بری خصلت اختیار کرنے سے حرام زادہ نہین ہوجاتا۔

اور واقعی معیار حلال زادہ ہونیکا وہ یہہ بیان کرتے ہین کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا (جو اسکی منکوحہ سے (اسلامی طور پر اسکا نکاح ہوا ہو خواہ عیسائی طور پر یا کسی اور مذہب کے طور پر) یا مملوکہ سے (وہ خرید سے مملوکہ ہو خواہ ہبہ یا اور جائز وجوہ سے) پیدا ہو۔ وہ حلال زادہ کہلاتا ہے۔ پہر وہ خواہ کتنا جہوٹ بولے یا اور گناہ (شرک کفر وغیرہ) کا مرتکب ہو۔ یا وہ اور کسی کا تو درکنار اپنے باپ ہی کا خلاف کرے۔ دین و دنیا مین اسکا مخالف بنجائے۔ کافر باپ کا بیٹا مسلمان ہوجائے یا مسلمان کا بیٹا کافر بنجائے وہ حرامزادہ نہین کہلاتا۔

تمثیلات

(۱) دیکہو انبیاء علیہم السلام مین سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ اپنے باپ آذر کے جو بشہادت نص قرآن کافر و بت پرست تہا مخالف رہے وہ باپ کو کہتے تہے باپ تو میرا پیرو ہوجا۔ مجہ خدا نے وہ علم دیا ہے جو تجہے نہین دیا۔ اسکا باپ کہتا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودون سے نفرت کرتا ہے۔ اگر باز نہ آئیگا تو مین تجہے سنگسار کرون گا۔

يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَا
تَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ
الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝
يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ
مِنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝ قَالَ
أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ
لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝

(سورہ مریم ع۲)

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر تہا اور اپنے باپ کا سخت مخالف رہا۔ جب طوفان آیا تو حضرت نوح نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتہ کشتی مین سوار ہوجا اور کافرون کے ساتہ

ونادى نوح ابنه وكان في معزل يا بني اركب معنا ولا تكن مع الكافرين قال ساوى الى جبل يعصمني من الماء × رب ان ابني من اهلي وان وعدك الحق وانت احكم الحاكمين قال انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح (ھود ع ۴)

وہ بولا میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ اور کشتی پر سوار نہ ہوا۔ پھر حضرت نوح نے خدا کی جناب میں عرض کیا کہ میرا بیٹا میرا اہل ہے (جن کی نجات تو نے وعدہ دیا ہے) خدا تعالے نے اس کے جواب میں یہ فرمایا کہ وہ تیرا بیٹا نہیں حرامزادہ ہے۔ بلکہ وہ فرمایا وہ تیرا اہل یعنی تابع پیرو نہیں ہے۔ سو وہ بدعمل ہے۔ سو اس مذہبی مخالفت کے ساتھ بھی حضرت ابراہیم اپنے باپ کے بیٹے کہلائے۔ اور نوح کا بیٹا ان کا بیٹا۔ اور کوئی اس ناپاک لفظ خطاب کا مستحق ہوا جسکا مستحق انکو کادیانی نے ایک محاورہ بنایا ہے۔

(۳) آنحضرت کے جلیل الشان اصحاب جو مولود فی الاسلام نہ تھے۔ انمیں اکثر اپنے والد کے مذہب میں مخالف تھے۔ یہ حضرات مشرف باسلام ہو گئے۔ اور وہ کافر رہے۔

(۴) پھر مسلمان جماعت صحابہ تابعین و ائمہ دین صدہا مسائل فروعی میں باہم تخالف رہے مگر کسی نے اس اختلاف و خلاف کے سبب انپر اس الہامی لقب کادیانی کا اطلاق جائز نہیں رکھا جو کادیانی انکے حق میں تجویز کر رہا ہے۔

(۵) اپنے خاندان کو کادیانی دیکھ لے۔ اس کے اجداد خصوصاً مرزا گل محمد و مرزا عطا محمد بحسب اظہار و بیان ازالہ کادیانی ص ۱۲۲ ص ۱۲۵ ص ۱۳۱ وغیرہ مسلمانوں سے تھے اور ولی متقی تھے۔ مگر اسکا بیٹا اور کادیانی کا باپ **مرزا غلام مرتضی** جسکو میں نے بھی دیکھا ہے۔ اور اسکے دیکھنے والے بہت سے لوگ اس وقت زندہ ہیں عملاً و اعتقاداً اپنے ان آبا و اجداد کا مخالف تھا۔ وہ صرف حکیمانہ مذہب رکھتا تھا۔ اگر کچھ میلان مذہب کیطرف تھا تو تشیع کی طرف تھا۔ اور اس پیرانہ سالی میں جس میں میں نے اسکو دیکھا ہے۔ اسکو نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ ارکان شرعی کا التزام نہ تھا ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کا حال ہم نہیں لکھتے۔ یہ خود کادیانی سے یا اس کے اور دوستوں سے پوچھنا چاہیے۔ پھر کیا اس مخالفت طریق آبائی کے ساتھ مرزا غلام مرتضی انکا بیٹا تسلیم نہ کیا جاتا ہے۔ اور اس مکروہ خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے۔؟ نہیں ہرگز نہیں۔

(٦) اس کے بعد اپنے آپ کو کادیانی دیکھے کیا اس کے آبا و اجداد اعلیٰ مرزا گل محمد و مرزا عطا محمد کا بھی مذہب و اعتقاد تھا جو کادیانی نے ظاہر کیا۔ کیا اسکے باپ مرزا غلام مرتضیٰ کا یہ اعتقاد تھا کہ مسیح موعود یہی ہے جو میرے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ کادیانی کے اور عقائد بھی ہیں۔ جنکا اسکے آباو اجداد سے کوئی قائل نہ تھا۔ معہذا کادیانی اپنے باپ کا بیٹا اور حلالزادہ کہلاتا ہے۔ اس کا خلاف اسکے خیال میں کبھی نہیں آتا۔

(٧) اپنے بعد وہ اپنے بیٹوں کو دیکھے۔ اس کا بیٹا مرزا سلطان احمد اسکا کیسا مخالف ہے حتیٰ کہ اس مخالفت کے سبب اُس نے اسکو عاق بھی کر دیا ہوا ہے۔ اور اس مضمون کا اشتہار دیدیا تھا جو ضمیمہ میں منقول ہوا۔ معہذا وہ اسکو بیٹا اور حلالزادہ ضرور سمجھتا ہے۔ اس لفظ مکروہ کا اسپر اطلاق نہیں کرتا۔

ان تمثیلات منتکانہ سے صاف اور یقینی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا ہے وہ کسی اختلاف سے اور کسی گناہ سے اور کسی غلطی سے حرامزادہ کہلانیکا مستحق نہیں ہوجاتا۔ ایسا ہی وہ واقع میں حرامزادہ ہونیکا معیار بیان کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ جو شخص کسیکی منکوحہ (بشرط مذکور) یا کسیکی مملوکہ (بتفصیل مذکور) سے متولد نہیں ہے۔ وہ حرامزادہ کہلاتا ہے۔ بہر وہ خواہ کتنا ہی واقعی راست گفتار۔ نیک کردار و پرہیزگار بنجاوے یا ادعائی مجدد و محدث اور خدا کا ملہم و مخاطب کہلائے۔ اور باوجود ختم ہوجانے نبوت کے پیغمبر ہونیکا دعویٰ کرے۔ اور آدم۔ عیسیٰ۔ احمد۔ وغیرہ نبی علیٰ نبینا و علیہم السلام بن بیٹھے۔ اور چند خر ان ذریہ اسکی تصدیق بھی کر دیں۔ تو ان واقعی یا ادعائی کمالات و محاسن کے ساتھ بھی حرامزادہ کا حرامزادہ ہی رہتا ہے۔ ان عارضی (واقعی ہوں خواہ ادعائی) خوبیوں سے حلالزادہ نہیں ہوجاتا۔ محدث نبی ملہم۔ آدم عیسیٰ نہیں بنجاتا۔ جیسا کسی نے کہا ہے۔ ؎

بہ نما بصاحب نظرے گوہر خود را + عیسیٰ نتوان گشت بہ تصدیق خرے چند

ایک اور بزرگ نے کہا ہے ؎ خر عیسیٰ اگر بمکہ رود + چون بیاید ہنوز خر باشد

اور وہ سب کادیانی کی ڈکشنری کے مقابلہ مین یہ کہہ سکتے۔ اور بعض کہتے ہین کہ اگر یہ معنے اس لفظ کے جو کادیانی نے الہامی ڈکشنری سے نکالکر بیان کئے ہین صحیح مانے جائین تو اس سے لازم آتا ہے کہ سب سے پہلے اس الہامی محاورہ کے محل استعمال اور اس پاک لفظ اور مقدس لغت کے مصداق کادیانی صاحب اور اسکے تمام حواری اور پیرو اور اس محاورہ کو صحیح سمجھنے والے اور اس استعمال کادیانی کو پسند کرنیوالے ہون۔ کیونکہ جھوٹ بولنے مین کادیانی اور وہ لوگ مسلم کل ہین کہ کسی بات نہ ماننا یا کسیکا خلاف کرنا ان مین ایسا پایا جاتا ہے جسکا انکو خود ہی اعتراف ہے۔ اور خاصکر ان کا یہ الہامی محاورہ اور اس معنے سے اس پاکیزہ لفظ کو استعمال کرنا یا اس کے استعمال کو جائز سمجھنا ایک ایسا خلاقی فعل ہے جسمین کوئی انسان مہذب اہل مذہب انکا موافق نہین ہے۔ پھر وہ اس محاورہ اور لغت کی شہادت سے خود اسکے مصداق کیون نہون +

انکے جھوٹ بولنے کی تفصیل

خود حضرت اکذب کادیانی صاحب خداتعالے پر افترا کرنے مین مسلم کافۂ اہل اسلام مین۔ جو قدیم اسلام پر ایمان رکھتے ہین وہ یقین رکھتے ہین کہ اس کا یہ دعوے کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ اور فلان آیت مجھپر نازل ہوئی ہے۔ خداتعالے پر افترا ہے۔ اور اسکے یہ دعاوی کہ مین نبی ہون مین ہی مسیح موعود ہون مین ہی وہ احمد ہون جسکی شہادت حضرت عیسی نے دی۔ اور اس کی آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مین حکایت ہوئی ہے وغیرہ وغیرہ سب کے سب خداتعالے پر افترا ہین ایسے ہی کثر اور دعاوی ہین کہ (۱) لیلۃ القدر سے رات مراد نہین۔ بلکہ ایک تاریکی کا زمانہ مراد ہے۔ اُسکے آنے والے مسیح سے مثیل مسیح اسکی ذات مراد ہے۔ (۳) دمشق سے جہان نزول مسیح کا نزول ہو گا موضع قادیان مراد ہے۔ (۴) محل نزول مسیح منارہ مشرقی سے اسکی مسجد کادیان کے منارہ۔ (۵) دجال عیسائی پادری۔ (۶) دجال کے گدھے سے ریل گاڑی۔ (۷) یاجوج ماجوج سے انگریز و روس۔ (۸) قیامت سے پہلے اونٹنیوں کو بیکار رہنے سے ریل جاری ہونے کے سبب باربرداری مین انکا کام نہ آنا۔ (۹) قیامت

کے دن صحیفون کے کہلنے سے اس وقت چہٹی رسالون کا چہپنا۔ اور تار خبرین بانٹتے پہرنا (۱۰) اسدن روحون کو جسمون کے ساتھہ ملائے جانے سے اس وقت کی کیشیان (۱۱) اسدن پہاڑون کے چلائے جانے اور (۱۲) دریاؤن کے جاری ہونے سے اس وقت انگریزون کا پہاڑون کو کاٹکر سڑکین نکالنا اور دریاؤن سے نہرین نکالنا وغیرہ وغیرہ مراد ہے۔ (جو اس کے رسائل ازالہ توضیح فتح شہادۃ القرآن وغیرہ مین بیان ہوئے ہین۔ انکو بہی عام اہل اسلام خدا و رسول پر افترا جانتے ہین۔

لوگون پر افترا کرنا اور عام جہوٹ بولنا بہی کادیانی کا عام اہل اسلام مین مسلم ہی اور اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ خصوصًا اسکی جلد ۱۵ کے نمبر ۱ لغایت ۱۲ مین ایسا مدلل و مفصل ہوچکا ہے جسکے دیکہنے کے بعد کسیکو اعتراض و شک پیدا نہین ہوتا ہے کہ کادیانی کو بہی اسمین چون وچرا کرنیکی جگہہ نہین۔ اور اس وجہ سے وہ ان کے رد وجواب سے ساکت ہو رہا ہے۔

کیا یہ اسکا جہوٹ نہین ہے جو اس نے اپنے ازالہ کے صفحہ اخیر مین بولا ہے کہ ابوسعید محمد حسین کو ڈپٹی کمشنر لودہانہ نے شہر سے نکلوا دیا۔ بلکہ ڈپٹی دلاور علی کی حفاظت مین وہ ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیا۔ کیا یہ اسکا جہوٹ نہین جو رسالہ اظہار مین بولا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے مباحثہ امرتسر مین عیسائیون کو مدد دی۔ کیا یہ اسکا جہوٹ نہین ہے؟ جو اسی رسالہ مین بولا ہے۔ کہ عرب وشام کے مستند علماء اس کے ساتھہ ہوگئے۔ کیا اسی رسالہ مین اسکا یہ جہوٹ نہین ہے کہ جن لوگون نے اسپر فتوی کفر لگایا تہا۔ ان مین سے اکثر نے رجوع کر لیا ہے۔ کیا اسکا یہ جہوٹ نہین جو کتاب وساوس کے (صفحہ ۶۰) مین اسنے بولا اور خاکسار کے حق مین چالیس روز کا میعادی منذر الہام شائع کیا۔ اگر ان جہوٹون مین سے کوئی جہوٹ سچ ہو سکتا تہا۔ تو کیون ہمارے ان الزامون کے جواب مین اسنے سکوت اختیار کیا۔

الزام اول کے ثبوت مین جو ہمنے ڈپٹی کمشنر لودہانہ کی چٹہی رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۳ مین مشتہر کی ہے اسکا جواب کیون نہ دیا۔

الزام نمبر ۲ کے ثبوت مین جو ہمنے اسکا یہ محاورہ اور سفیہانہ جملہ پیش کرکے اس کو

ملزم کیا تہا۔ اسکا جواب کیون ندیا۔

الزام نمبر ۳ کے ثبوت مین جو ہمنے کادیانی کے سفر حج کو خرچ اپنے ذمہ لیکر یہ چاہا تہا کہ اسکو بیجا کر اس کے عقاید و مقالات کا فیصلہ کرنا چاہتا تہا۔ اس کو کیون منظور نکیا

الزام نمبر ۴۔ کے ثبوت مین جس فہرست اہل حج کا ہمنے مطالبہ کیا تہا اسکو کیون پیش نہ کیا۔

الزام نمبر ۵ کی تائید مین جو ہمنے اپنی تتمہ ذنبوی کا حال لکہا تہا اسکا کیون اس نے جواب نہ دیا اس کے اتباع کا خدا و رسول پر افترا کرنا اور عام **جہوٹ بولنا** بہی بدین تفصیل ہمنے ثابت کیا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ان سب افتراؤن کا افترا ہونا دلائل سے ثابت ہونے دیکہتے ہین ان کو قبول کرتے ہین اور عام لوگون مین انکو رواج دیتے ہین۔ اور بحکم اس قاعدہ مسلمہ اتفاقیہ کہ جہوٹ کا رواج دینے والا بہی جہوٹا ہے۔ وہ سب جہوٹے ہین۔

علاوہ برین ان مین سے آپکے اکابر خلفاء اور اخص حواریون کے سفید جہوٹ بہی اشاعۃ السنۃ مین ثابت ہوچکے ہین۔ آپ کے بڑے اور اول درجہ کے خلیفہ **حکیم نوردین** بہیروی جہلی کاذب (جو درحقیقت آپکے پیر و مرشد ہین چنانچہ رسالہ ہذا کے صفحہ ۱۴۵ مین اور نمبر ۲ جلد ۱۴ کے صفحہ ۶۳ مین مفصل بیان کیا گیا ہے۔) مباحثہ لاہور سے جان چہڑانے کے لئے یہ جہوٹ بول گئے کہ ہمکو دو ماہ مین ایک شب کے لئے جاکر وہان سے جمون مین چلا جانا ضروری ہے۔ ورنہ مسلمانون کا خرچ غلہ ہو گا۔ جس کے بعد یہ لوگ وہان نہ گئے۔ وہان پانچ روز قیام کیا۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۵ کے صفحہ ۶۴ مین ثابت کیا گیا ہے۔ اور آپکے **خلیفہ دوم** منشی احسن امروہی کا واقعہ مباحثہ بٹالہ کی نسبت تین جہوٹ بولنا (۱) آپ (خاکسار کو لکہتے ہین) بلا اجازت لاہور چلے گئے۔ (۲) جب میر ممتاز علی صاحب منصف نے کہا کہ ہم کو اب منہ دکہانے کی جگہ نہین رہی۔ (۳) آپ مباحثہ شروع کر کے چلے گئے۔ جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۴ مین بصفحہ نمبر ۹۰ ثابت کیا گیا ہے۔ اور آپکے خلیفہ سوم ایڈیٹر رسالہ الحق (مشہور تحق) کے بر طبق بر عکس نہند نام زنگی کافور۔ کئی جہوٹ (۱) مسٹر ویب صاحب کو کادیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کی بدولت اسلام نصیب ہوا ہے۔ (۲) کادیانی کے مخالفین ذلت ومسکنت مین مبتلا ہین
(۳) مدراس کے پورو نشین نومسلم جماعت کی طرف سے مسٹر حامد سنو وغیرہ کا ڈیپوٹیشن کادیانی کے
پاس آنے والا ہے۔ ثابت ہو چکے ہین۔ اول و دوم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ مین ثابت کئے
گئے ہین تیسرے کا ثبوت اس بعد یون ہوا۔ کہ مسٹر حامد سنو کئی مہینے سے لاہور مین مقیم ہین۔ اور
انجمن حمایت اسلام کے مدرس ہین۔ وہ کادیانی کی طرف منہ کر کے ہتو کہتے بھی نہین باوجودیکہ
حواریان کادیانی ان کو قادیان پہنچنے کی بہت ترغیب دلا چکے ہین۔ اور آپکے خلیفہ چہارم
حامد سیالکوٹی کے کئی جھوٹ (جن مین بعض خاکسار کے حق مین افترا ہین۔ بعض مولوی محمد حسن
صاحب رئیس لودہانہ وغیرہ مسلمانان لودہانہ پر افترا ہین) اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۵ مین ثابت
ہو چکے ہین۔ عام اہل اسلام سے اس گروہ کے پیروان کی مخالفت عیان ہے۔ محتاج
بیان نہین ہے۔ کادیانی کے عقاید کہ از انجملہ مشتے نمونہ از خروار اوپر بیان ہو چکے ہین ایسے
عقاید ہین جن مین وہ کافۂ اہل اسلام کا مخالف ہے۔ اور خاص کر اس مقولہ یا محاورہ
الہامیہ مین کہ جو شخص جھوٹ بولے۔ یا غلطی کرے۔ یا کادیانی کی بات یا شرط نہ مانے وہ
حلال زادہ نہین تو وہ سارے جہان کے مخالف ہین۔ پھر اس مخالفت عام اہل اسلام
اور اس کذب وافترا بلاکلام کے ساتھ یہ حضرات اس پاک خطاب کے مخاطب اور اس
مقدس لفظ کے مورد نہون۔ اور برخلاف اس کے سب کے سب حلال زادے کہلائین اور
اور تمام اہل اسلام صرف کادیانی کے خیالی جھوٹ بولنے مین یا کسی مسئلہ مین غلطی کرنے
سے یا کادیانی کی کسی بات یا شرط مین خلاف کرنے سے حرامزادہ متصور ہون۔ اس کی
کوئی وجہ وجیہہ ہے تو کادیانی صاحب بیان فرماوین۔ اور اس الہامی ڈگری کی شرح
تصنیف کرین۔ جس مین اس وجہ کی تفصیل ودلیل ہو۔

اور اگر کادیانی صاحب کوئی دلیل فارق جو کادیانی اور اس کے اتباع کو باوجود
جھوٹ بولنے اور تمام جہان کا خلاف کرنے کے حلال زادہ قرار دے۔ اور تمام مسلمانون کو

کسی غلطی یا جھوٹ یا خلاف کادیانی کے سبب حرامزادہ بنادے بیان نہ کرین گے۔ تو عام مسلمان یہ سمجھ جاوین گے کہ آپ کا یہ محاورہ الہامی نہین۔ بلکہ شیطانی ہے۔ اور آپ باوصف دعوے نبوت والہام ومجددیت ومسیحائیت عام بازاریون کی طرح لوگون کو گالیان دیتے ہین۔ اور اس وجہ سے آپ نبی۔ مجدد۔ محدث تو کجا اول درجہ کے مسلمان یا مہذب انسان بھی نہین ہوسکتے۔ بلکہ بہائم سیرت وحشی صفت ہین جو جوش کے وقت اپنے اختیار مین نہین رہتے۔ اس صورت مین ان کی طرف سے یہ شعر صائب کا آپ کی خدمت مین پیشکش ہوتا ہے۔ اور اسی پر یہ مضمون ختم ہے ؎

دہن خوش بدشنام میالا صائب
لیکن نزد قلب بہر کس کہ دہی باز آید

فرضی زوجہ کادیانی کے شوہر ثانی کی عدم وفات

پر

کادیانی کی راست بیانی

آنانکہ چشم بر گل تحقیق وا کنند — از ہر چہ منہم زنگ نگیرد حیا کنند
در ہیچ شے کہ غیر خاموشی علاج نیست — پر ہرزہ است تکیہ بچون وچرا کنند

کادیانی کی فرضی وخیالی زوجہ مرزا احمد بیگ مرحوم کی دختر نیک اختر کے شوہر ثانی مرزا سلطان محمد بیگ ساکن پٹی علاقہ قصور ضلع لاہور (خدا اسکو زندہ رکھے اور اسکی موت چاہنے والے کے منہ میں خاک ڈالے) کی نسبت کادیانی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جس تاریخ وہ کادیانی کی زوجہ مذکورہ کو

مرزا سلطان محمد بیگ صاحب اس لفظ پر جسے آشفتہ نہو ویں اور یہ اعتراض نہ کریں کہ کیوں ہماری منکوحہ کو کادیانی کی زوجہ بنایا اور کادیانی کو اسکا شوہر اول ٹھیرا کر ہمکو شوہر ثانی قرار دیا۔ اے صاحب یہ جرأت سمجھئے نہیں کی یہ گستاخی کادیانی ہی سے ہوئی ہے۔ ہم تو صرف ناقل ہیں اور نقل کفر کفر نباشد آپنے بھی سنا ہوگا۔

ہاں آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کادیانی نے ہماری منکوحہ کو اپنی زوجہ کہاں اور کب بنایا تو اسکا جواب یہ ہے کہ اے صاحب! دو دفعہ اس نے یہ جرأت کی ہے دفعہ اول ۱۸۸۸ء میں بضمن اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور دفعہ دوم ۱۸۹۱ء میں بضمن فیصلۂ آسمانی۔

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اس نے آپکے حرم محترم کی نسبت یہ الہام گھڑ کر شائع کیا تھا۔ **فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک** جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا انکے سے ہٹانیوالوں کو خود سنبھال لے گا۔ اور اس عورت کو تیری طرف پھر لاویگا یا واپس لائیگا۔

اپنے نکاح مین لائیگا اس تاریخ سے اڑہائی برس کے عرصہ تک وہ فوت ہو جائیگا اور اسکے مرنے کے بعد پہر خدا تعالے اس زوجہ کادیانی کو کادیانی کیطرف واپس لائے گا۔ اصل عبارت یہ ہے جو اسکے

نقل حاشیہ صفحہ

عربی لفظ رادّ یا اسکے ترجمہ پہر لانے یا واپس لانے کے یہی معنے ہوتے ہین کہ ایک چیز پہلے کسیکے پاس ہو اور پہر جدا ہونیکے بعد اسکے پاس آجاوے۔ عربی کے الفاظ قرآن مین ایسے بہت ہین جنکے یہی معنے ہین آیات منقولہ

لرادك الى معاد - انا رادوه اليك
فرددناه الى امه -

حاشیہ کے معنے کسی مولوی سے پوچہو یا مترجم قرآن مین ان کے معنے دیکہ لو

ہندی مین اس مضمون کا یہ شعر پڑہو ~ جاکے گلزار سے صیاد پہر آیا آشیان + کیا نصیبہ ہے ترا اے بلبل شیدا الٹا +

جسکے یہی معنے سمجہ مین آتے ہین کہ صیاد پہلے اس باغ مین تہا جسمین وہ پہر آیا۔

فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر کے حاشیہ مین کادیانی نے اپنی مزعومہ عفیفہ کی نسبت یہ الہام مکرر اور شایع کیا ہے۔

یسئلونك احق هو قل اى وربى انه لحق وما انتم بمعجزين زوجناكها لا مبدل لكلماتى

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ تجہ سے پوچہتے ہین کہ کیا یہ نکاح یا پیشگوئی متعلق نکاح حق ہے تو کہدے بخدا وہ حق ہے۔ اور تم خدا کو عاجز کرنے والے نہین ہو ہمنے اسکا نکاح تجہ سے کر دیا۔ خدا کی باتونکو کوئی بدلنے والا نہین۔

اسمین تو اسنے صاف تصریح سے کہدیا کہ اس عورت کا خدا تعالے نے میرا نکاح کر دیا ہوا ہے یہ وہ نکاح ہے جسکے ذریعہ سے خدا تعالے نے ام المومنین حضرت زینب کا نکاح آنحضرت سے کر دیا تہا۔ اور قرآن مین اسکو نقل فرمایا۔ زوجناکہا۔ آنحضرت نے اپنا نکاح حضرت زینب سے خود نہین پڑہا بلکہ خدا کے پڑہے ہوئے نکاح کو کافی سمجہا پس اگر حسب ادعاء کادیانی آپکی زوجہ محمدیہ سے خدا تعالے نے اسکا نکاح کر دیا ہوا ہے تو پہر اسکے خیال مین اسکی منکوحہ کو زوجہ کادیانی کہنے مین کیا کسر رہی ہے۔ کیا خدا تعالے کا پڑہا ہوا نکاح ملا و قاضی کے پڑہے ہوئے نکاح سے کچہ کم ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ ہمنے کادیانی کے اسی قول و ادعا کی نظر سے اس پاکدامن کا پہلا شوہر کادیانی کو اور دوسرا اسکو کہا ہے اگر آپکو تشنگی ہو تو آپ کادیانی پر مواخذہ کرین کہ وہ کیون آپکی زوجہ کو اپنی زوجہ قرار دیتا ہے۔ خاکسار کو ناقل سمجہکر معاف رکہین۔

کادیانی کے اتباع کو اگر یہ جوش آوے کہ ایک عورت فراش غیر کو حضرت اقدس کی زوجہ بنا کر پہر اسکے

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء سے نقل کیجاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

یامعین برحمتک نستعین

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا   قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا   کوئی پاجائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

اسکے بعد کادیانی نے شروع اشتہار سے صفحہ ۳ تک اخبار نور افشان پر لے دے کی جسمیں اس پیشگوئی کو شہوت پرستی قرار دیا گیا تھا۔ اسکے بعد صفحہ ۳ میں کہا ہے۔

"اب یہ جاننا چاہیئے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشان میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے۔ اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے۔ اور اب بھی رکھتے ہیں چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمہ نور امرتسر میں انکی طرف سے اشتہار چھپا تھا یہ درخواست انکی اس اشتہار میں بھی مندرج ہے انکو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے اور والد اس دختر کا بباعث شدت تعلق قرابت ان لوگوں کی رضاجوئی میں محو اور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہیں کا فرمان بردار ہو رہا ہے اور اپنی لڑکیاں انہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اور ہر باب میں اسکے مدار المہام اور بطور

(بقیہ حاشیہ صفحہ) تو شوہر ثانی کیوں تجویز کیا تم بھی اپنی خیر چاہتے کہیں کہ ایسی ان امہات میں عورت کو جو فرمائش غیر ہے کیوں اپنی زوجہ بنایا اور ان لوگوں سے ہمکو شرمندہ کرایا جو ہمکو کہتے ہیں کہ تمہارے مسیح کی زوجہ دوسرے شوہر کے گھر بس رہی ہے۔

نفس ناطقہ کے اُسکے لئے ہو رہے ہین تبہی تو نقارہ بجاکر اسکی لڑکی کے بارہ مین آپ ہی شہرت دیدی یہانتک کہ عیسائیون کے اخبارون کو اس قصہ سے بہر دیا آفرین برین عقل و دانش۔ مامون ہونیکا خوب ہی حق ادا کیا۔ مامون ہون تو ایسے ہی ہون۔ غرض یہ لوگ جو مجھکو میرے دعوی الہام مین مکار اور دروغگو خیال کرتے تہے۔ اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تہے۔ اور مجھہ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تہے۔ تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بہی کی گئی تہی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالے نے یہ تقریب قایم کی کہ والد اُس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماریطرف ملتجی ہوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بہائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تہی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہین چلا گیا۔ اور مفقود الخبر ہے۔ اسکی زمین ملکیت جسکا حق ہمین پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری مین درج کرادی گئی تہی۔ اب حال کے بندوبست مین جو ضلع گورداسپور مین جاری ہے نامبردہ یعنے ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار۔ یا پانچہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادین چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکہا گیا چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تہا۔ اسلئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز و انکسار ہماریطرف رجوع کیا تا ہم اُس ہبہ پر راضی ہو کر اُس ہبہ نامہ پر دستخط کردین اور قریب تہا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کامون مین ہماری عادت ہے جناب الٰہی مین استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پہر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تہا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تہا جسکو خدا تعالے نے اس پیرایہ مین ظاہر کر دیا۔

اُس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلان کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور اُنکو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہہ

نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتون اور رحمتون سے حصہ پاؤگے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین درج ہین لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑہائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہوجائیگا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔ اور درمیانی زمانہ مین بہی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے +

پہر ان دنون مین جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالے نے یہ مقرر رکہا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلان کو جسکی نسبت درخواست کی گئی تہی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح مین لاویگا۔ اور بیدینون کو مسلمان بنا دیگا۔ اور گمراہون مین ہدایت پہیلا دیگا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارہ مین یہ ہے۔ کذبوا بایاتنا وکانوا بہا یستہزؤن ۔ فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ط ان ربک فعال لما یرید انت معی و انا معک ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ یعنے انہون نے ہمارے نشانون کو جہٹلایا۔ اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تہے سو خدا تعالے ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہین تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اسکی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا۔ کوئی نہین جو خدا کی باتون کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچہہ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتہہ اور مین تیرے ساتہہ ہون اور عنقریب وہ مقام تجہے ملیگا جسمین تیری تعریف کیجائیگی یعنے گو اول مین احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہین اور نالائق باتین مونہہ پر لاتے ہین۔ لیکن آخر خدا تعالے کی مدد کو دیکہکر شرمندہ ہونگے۔ اور سچائی کے کہلنے سے چارون طرف سے تعریف ہوگی "

اس کے بعد کادیانی نے اخبار نور افشان کے اس اعتراض کا کہ "اگر یہ الہام خدا کی طرف سے تہا تو اسکو پوشیدہ کیون رکہا۔ اپنے خطون مین اسکو پوشیدہ رکہنے کی تاکید کیون کی" ایسا واہی

وابسی جواب دیا ہے جو عذر [illegible] زگناہ کا مصداق ہے۔ اخیر مین کہا ہے کہ یہ پیشگوئی اس زمانہ مین کی تہی۔ جبکہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تہی یعنے آٹھ یا نو برس کی تہی۔ تو اسپر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت[1] نہین تو اور کیا ہے۔

خاکسار۔ غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

ازآنجا کہ پیشگوئی یا الہام نتیجہ جوش اختلام کادیانی تہا اسی وجہ سے وہ اس پیشگوئی کے مضمون (وعدہ) پر دل سے مطمئن نہ تہا اور خوب جانتا تہا کہ مین نے ایک شکار کے لئے جال بچہایا ہے۔ جو ہاتہ پاؤن مارنے کے بغیر دام مین آنا نہایت مشکل ہے۔ **لہذا** اس نے اس وعدہ پر صبر و سکوت اختیار نہ کیا۔ بلکہ بخبط وناچار وحیران وبیقرار ہوکر ناجایز وسائل وتدبیرون کے درپے ہوگیا۔ پس **پہلے** تو اسنے **مرزا احمد بیگ** اپنی فرضی زوجہ کے والد کو ڈرانا اور پہسلانا شروع کیا۔ اور کئی خط متضمن ترغیب ترہیب (ڈرانے) کے ذریعہ سے اسکو دام مین لانا چاہا۔ اور جب وہ قابو مین نہ آیا۔ تو پہر اسکی **ہمشیرہ** کو جو کادیانی کے بیٹے **فضل احمد** کے خوشدامن تہی۔ (اس خیال سے کہ عورتین عموماً بزدل ہوتی ہین۔ اور ایسی باتین سنکر ڈرجاتی ہین) ڈرانا اور پہسلانا چاہا اور اسکے نام ایک خط رجسٹری شدہ متضمن ترغیب وترہیب روانہ کیا۔ وہ عورت بہی جوانمرد نکلی۔ تو پہر **اسکے** شوہر کو **مرزا علی شیر بیگ** کے نام اسی مضمون کا خط لکہا وہ **خط** ذیل مین نقل کیا جاتا ہے جسمین پہلے خطون کی بہی تصدیق پائی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی ۔ مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالے ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اللہ تعالے۔ خوب جانتا ہے کہ مجھکو آپسے کسی طرح سے فرق نہ تہا اور مین آپکو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قایم سمجہتا ہون۔ لیکن اب جو مین آپکو ایک خبر سناتا ہون آپکو اسسے بہت رنج گذریگا۔ مگر مین محض للہ ان لوگون سے تعلق چہوڑتا جو مجہے ناچیز بتاتے ہین اور دین کی پروا نہین رکھتے۔ آپکو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے مین اُن لوگون کے ساتھ کسقدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب مینے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونیوالا ہے۔ اور آپکے گہر کے لوگ اس مشورہ مین ساتھ ہین

---

[1] یہ حماقت اس صورت مین مسلم ہوتی ہے جبکہ وہ لڑکی ہمیشہ نو ہی برس کی رہتی۔ اور جبکہ وہ لڑکی منظور ہوجانے کے بعد دو تین ہی برس مین [illegible] ہونیکے لائق اور تیار ہونیوالی تہی۔ تو اس صورت مین نفسانیت کا گمان کیا یقین ہوسکتا ہے ناظرین کادیانی کی [illegible] کو دیکہو۔

اب سمجھ سکتے ہین کہ اس نکاح کے لئے ایک میرے سخت دشمن ہین بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہین عیسائیون کو ہنسانا چاہتے ہین۔ ہندوؤن کو خوش کرنا چاہتے ہین۔ اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پروا نہین رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگون نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اسکو خوار کیا جائے۔

ذلیل کیا جاے۔ روسیاہ کیا جاے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہین۔ اب مجکو بچا لینا اللہ تعالے کا کام ہے۔ اگر مین اسکا ہون تو ضرور مجھے بچالیگا اگر آپکے گہر کے لوگ سخت مقابلہ کرکے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیون نہ سمجھ سکتا۔ کیا مین چوہڑا یا چمار تہا جو مجکو لڑکی دینا عار یا ننگ تہی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہان سے ہان ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہوگئے۔ یون تو مجھے کسیکی لڑکی سے کیا غرض کہین جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جنکو مین خویش سمجھتا تہا اور جنکی لڑکی اپنی چاہتا تہا کہ اسکی اولاد ہو اور میری وارث ہو وہی میرے خون کے پیاسے وہی میری عزت کے پیاسے ہین اور چاہتے ہین کہ خوار ہو اور اسکا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جسکو چاہے روسیاہ کرے مگر اب تو وہ مجھے آگ مین ڈالنا چاہتے ہین۔ مین نے خط لکہا کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا تعالے سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ مین نے سنا ہے کہ آپکی بیوی نے جوش مین آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف **عزت بی بی** نام کیلئے **فضل احمد** کے گہر مین ہے بیشک وہ طلاق دیدیوے۔ ہم راضی ہین اور ہم نہین جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کی خلاف مرضی نہین کرینگے۔ یہ شخص کہین مرتا بھی نہین۔ پھر مین نے رجسٹری کراکر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ باقی رہگیا ہے۔ جو چاہے سو کرے۔ ہم اسکے لئے اپنے خویشون سے اپنے بھائیون سے جدا نہین ہوسکتے مرتا مرتا رہگیا۔ کہین مرا بھی ہوتا۔ یہ باتین آپکی بیوی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہین۔ بیشک مین ناچیز ہون ذلیل ہون اور خوار ہون۔ مگر خدا تعالے کے ہاتھ مین میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب مین ایسا ذلیل ہون۔ تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا مین نے انکی خدمت مین خط لکھدیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آوین اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دین تو پھر جیسا کہ آپکا خود منشاء ہے۔ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپکی لڑکی کو نکاح مین رکھ نہین سکتا۔ بلکہ ایکطرف جب محمدی[1] کا کسی شخص سے نکاح

---

[1] یہ حضرت آلکذب کادیانی صاحبکی نظر منظورہ خاتون کا نام نامی ہے

ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپکی لڑکی کو طلاق دیدیگا۔ اور اگر نہین دیگا۔ تو مین اُسکو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے۔ اور یہ ارادہ اُسکا بند کردوگے تو مین بدل و جان حاضر ہون۔ اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ مین ہے ہر طرح سے درست کرکے آپکی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کرونگا۔ اور میرا مال اُنکا مال ہوگا۔ لہذا آپکو بھی لکھتا ہون کہ اِس وقت کو سنبھال لین اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھین کہ باز آجائین۔ اور گھر کے لوگون کو تاکید کرین۔ کہ وہ بھائی کو لڑائی کرکے روک دیوے ورنہ مجھے خدا تعالی کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے رشتہ ناتے توڑدونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت مین آپ کی لڑکی کو گھر مین رکھیگا۔ جب آپکی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہان مین رخصت ہوا ایسا ہی سب ناتے رشتے ٹوٹ گئے۔ یہ باتین خطون کی معرفت مجھے معلوم ہوئے ہین۔ مین نہین جانتا کہ کہانتک درست ہین۔ واللہ اعلم بالواقعہ۔ خاکسار غلام احمد لودہانہ اقبال گنج ۴ مئی ۹۱ء

جب صاحب بھی قابو مین نہ آئے تو کادیانی نے اپنی **پرانی بیوی** اور **بچون** کو جو مرزا احمد بیگ کے خیرخواہ و صلاح کار تھے۔ گھورنا اور ڈرانا شروع کیا۔ اور ان کو ایسی ناجائز دہمکی دی کہ کسی بڑے سے بڑے کے شہوت پرست سے (بشرطیکہ وہ شریف کہلاتا ہو) ایسی جرات نہو سکی۔ عاجز اور ضعیف العمر **بیوی کو طلاق** دینے کا ڈر سنایا۔ اور **بچون کو عاق** اور لاوارث کردینے کا۔ اور اس مضمون کا اشتہار چھاپکر شایع و مشتہر کردیا۔ جو رسالہ نمبر ۵ جلد ہذا کے صفحہ ۱۲۵ مین منقول ہے۔ اور **ادہر** فریق ثانی ناکح اور اسکے وارثون کو دہمکانا۔ اور ڈرانا شروع کیا۔ **مرزا سلطان محمد بیگ** کو یہ کہا کہ تم اس تعلق کو قطع کردو۔ تمہارا نکاح دوسری جگہہ کرادیا جاویگا۔ تمہاری جوانی پر مجھے رحم آتا ہے۔ تم اس ارادہ سے باز آؤ اور اسکے وارثون کو متعدد خطون کے ذریعہ سے ڈرایا اور دہمکایا۔ مگر وہ لوگ بھی جوانمرد نکلے۔ اور اسکی دہمکیان کو گیدڑ بھبکیان قرار دیکر اپنے خیال پر قایم و مستحکم رہے۔ ان کے نام کے خطوط کو ہم اس مقام مین نقل کرنیکی ہم گنجایش نہین دیکھتے۔ اور بجائے اسکے کادیانی کے اعتراف و اقرار تخویف (ڈرانے) و خطوط نویسی کو نقل کرنا کافی سمجھتے ہین۔ آپ اشتہار چار ہزار کے نوٹ صفحہ ۱۰ مین فرماتے ہین۔ "احمد بیگ کے داماد کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھکر اسکی پروا نہ کی خط پر خط بھیجے گئے۔ اُن سے کچہ نہ ڈرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

پیغام بہیجکر سمجہایا گیا۔ کسی نے اسطرف ذرا التفات نکی۔ اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ کیا۔
بلکہ وہ سب گستاخی و استہزا مین شریک ہوئے۔ سو یہی قصور تہا کہ پیشگوئی کو سنکر یہ رابطہ کرنے پر راضی ہو گئے
مگر اے حضرات ناظرین! چونکہ وہ الہام محض کذب اور صرف نتیجہ جوش احتلام کادیانی تہا۔ اگر اسمین
صدق کا دخل ہوتا تو کادیانی اسکو سچ بنانیکے لئے ان مکروہات کا مرتکب ہوتا۔ کہ بیوی کو طلاق اور
بیٹون کو عاق اور بہو کو بیٹے سے طلاق) لہذا اسکا کوئی ناجائز حیلہ کارگر نہوا۔ اور سات تاریخ
اپریل ۱۸۹۲ء کو کادیانی کی منکوحہ آسمانی کا نکاح ثانی اسی پٹی مین (جوان) مرزا سلطان محمد سے خدا
اسکو اس نکاح دیرگاہ متمتع رکہے۔ ہو گیا چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۵ کے صفحہ ۶ مین کادیانی سے منقول ہے

پہر اس نکاح سے چار مہینے کے بعد مرزا **احمد بیگ** نے حسب مقتضائے قضا و قدر و تقاضائے عمر
رحلت کی تو اس سے کادیانی کی چڑہ مچگئی اور رال ٹپک پڑی۔ آپنے بغلین بجانی شروع کردین اور
متعدد تحریرات مین (کہ از انجملہ بعض اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۵ مین منقول ہین) یہ باتین کہین کہ اسکی
موت میری ہی پیشگوئی کا اثر ہے اور آئندہ سلطان محمد کے لئے بہی موت تیار ہے۔

ہر چند جنرل جرنل اشاعۃ السنہ نے کادیانی کی ان باتون کا دندان شکن جواب دیدیا۔ اور
جلد ۱۵ کے نمبر ۱۰ مین اسپر **پچاسی سوالات** جرح کرکے اسکو مجروح و نیم بسمل بلکہ مردہ کر دیا۔ ان
سوالات مین اسنے یہ ثابت کر دیا۔ کہ ایسی پیشگوئیان نجومی و جفری جوتشی بہی کیا کرتے ہین جو بعض
اوقات سچی نکلتی ہین۔ یہ پیشگوئی الہامی نہین ہو سکی۔ جن کے جواب مین کادیانی سے بجز سکوت
کچہہ بن نہ پڑا۔ جس سے سمجہا گیا۔ کہ بس اب کادیانی پردہ ہٹ گیا۔ مگر اے حضرات ناظرین!۔
کادیانی بڑا صاحب حوصلہ و ہاضمہ ہے۔ وہ اسقدر سوالات جرح کے مار کہا کر بیہوش و بے حس ہو کر پہر
سرک پڑا۔ اور پہر بہی مرزا احمد بیگ کی موت کو اپنے الہام کا نتیجہ قرار دیکر اس سے مرزا سلطان محمد
اور ان کے بہی خواہان اہل اسلام کو ڈرانے لگ گیا۔ اور اپنے دام افتادہ احمقون کو اپنی تقلید پر
جمانے لگا۔ چنانچہ رسالہ شہادۃ القرآن مطبوعہ ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۸۰ مین اسنے کہا ہے۔

”ماسوا اسکے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان مین ہین جیسا کہ منشی عبداللہ

آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آجکی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہگئی ہے یہ تمام امور جو انسانی طاقتون سے بالکل بالاتر ہین ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہین کیونکہ احیا اور اماتت دونون خدا تعالے کے اختیار مین ہین اور جبتک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہو خدا تعالیٰ اسکی خاطر سے اُسکے دشمن کو اسکی دُعا سے ہلاک نہین کرسکتا۔ خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئین منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اُس کرامت کو اپنے صادق ہونیکی دلیل ٹھہراوے۔ سو پیشگوئیان کوئی معمولی باتین نہین جو انسان کے اختیار مین ہو بلکہ محض اللہ جلشانہ کے اختیار مین ہین۔ سو اگر کوئی طالب حق ہو تو ان پیشگوئیون کے وقتون کا انتظار کرے۔ یہ تینون پیشگوئیان ہندوؤن اور پنجاب کی تینون بڑی قومون پر حاوی ہین یعنے ایک مسلمانون سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤن سے اور ایک عیسائیون سے اور انمین سے وہ پیشگوئی جو مسلمانون کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اسکے اجزا یہ ہین (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (۲) اور پھر داماد اسکا جو اسکی دختر کلان کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلان فوت نہو۔ (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار مین نہین۔"

واز آنجا کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ آخر کار جھوٹون کا موہنہ کالا کرتا ہے۔ گو ایک وقت تک اُن پر حمرۃ الخجل (ندامت کی سرخی چہرہ) رہی۔ لہذا سات اپریل ۱۸۹۲ء سے اڑھائی سال کی مدت گذر گئی مرزا سلطان محمد زندہ صحیح و سالم خوش و خرم رہا۔ اور اس نکاح سے انکو خدا نے ولد صالح بھی عطا کیا جسسے کادیانی کی دروغگوئی اور ذلت اور رسوائی اسلامی دنیا پر ظاہر ہوئی اور اسکی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر اے حضرات! کادیانی مرزا صاحب حیا و حوصلہ و ہاضمہ ہے۔ کہ وہ اس ذلت اور رسوائی کو بھی

شیر مادر کی طرح غٹ غٹ کرکے نوش فرما کر ہضم کر گیا۔ اور اس نوجوان کی عدم وفات پر اسنے ایسی راست بیانی کی ہے جسنے جہان کے بے شرموں اور جھوٹوں کو مات کر دیا۔ ۲ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو اسنے عنوان ذیل کی ایک تحریر شایع کی ہے۔

مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اسکے داماد سلطان محمد کی نسبت جو پیشگوئی کی تھی اسکی حقیقت

اس تحریر مین چونکہ کادیانی نے حسب عادت قدیم تطویل بلاطایل کی ہے اور پورے آٹھ صفحے مین بیہودہ سرائی اسنے ہوئی ہے۔ لہذا ہم اسکی پوری عبارت کی نقل کرنیکی اس مقام مین گنجایش نہین پاتے صرف اسکا خلاصہ نقل کرتے ہین۔

اس تحریر کا خلاصہ مطالب ذیل ہین

(۱) اس پیشگوئی کے دو حصہ تھے۔ پہلا اور بڑا مرزا احمد بیگ کی وفات تھی۔ دوسرا حصہ اسکے داماد مرزا سلطان محمد بیگ کی وفات +

(۲) پہلا حصہ پورا ہو گیا جسکا اقرار صاحب اشاعۃ السنۃ نے بھی کیا۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ پیشگوئی تو پوری ہو گئی مگر یہ الہام سے نہین۔ بلکہ نجوم یا رمل وغیرہ سے کی گئی تھی۔

(۳) دوسرا حصہ گو میعاد مین پورا نہین ہوا۔ مگر بعد میعاد پورا ہوگا۔ میعاد مین پورا نہونے کی وجہ یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ بھی عبداللہ آتھم کی طرح ڈر گیا تھا۔ بلکہ اسکے دل پر شدید خوف و حزن وارد ہوا تھا۔ اسلیئے وعدہ عذاب کو خدا نے میعاد سے ٹلا دیا۔

(۴) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر **دو دلیلین** ہین۔ ایک **عقلی** دوسری **نقلی** (روایتی)

عقلی یہ ہے کہ جب ایک پیشگوئی میں دو شخصوں کے مرنے کی خبر دیجاوے۔ اور ان مین سے ایک شخص مطابق پیشگوئی فوت ہو جاوے تو اس دوسرے کا ڈر جانا لازمی امر ہے۔ **بنا علیہ** خبر پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ کے مرجانے سے سلطان محمد بیگ ایسا ڈر گیا ہوگا کہ گویا وہ جیتا ہی مر گیا۔

نقلی (روایتی) دلیل یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ کے بزرگون کی طرف سے ہمین دو خط پہنچے۔ جو ایک حکیم صاحب باشندہ لاہور کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے جنمین انہون نے اپنی توبہ و استغفار کا حال لکھا ہے۔ سو ان تمام قرائن کو دیکھکر ہمین یقین ہو گیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہین رہ سکتی۔

(۵) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے سے اس عذاب کا ٹلجانا گو اس پیشگوئی مین بطور شرط مذکور نہ تھا۔ مگر یہ ربانی کتابون کی تعلیم سے ثابت و معلوم ہے۔ کہ خدا تعالے موقت و موعود عذاب کی موت کو لوگون کے ڈر جانیسے اپنے وقت سے ٹلادیا کرتا ہے۔ اور یہ خدا تعالی کی قدیم سنت ہے۔ لہذا اگر کسی خبر و پیشگوئی مین اسکا ذکر بطور شرط نہ بھی ہو تو بھی خدا تعالے اسکا لحاظ کرتا ہے اور اسکا خلاف ہرگز نہین کرتا۔

(۶) اس سنت الہی سے مولوی عبد الجبار امرتسری اور مولوی رشید احمد گنگوہی۔ اور ابو سعید محمد حسین واقف ہین۔ اگر وہ اس سے انکار کرین تو وہ تینون یا ان مین سے کوئی ایک تاریخ مقرر کر کے جلسہ عام مین مجھ (کادیانی) سے اس بارہ مین نصوص صریحہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ اور کتب سابقہ سنین اور صرف دو گھنٹے تک مجھے ان کے بیان کرنے کی مہلت دیوین۔ پھر اگر ان کا یہ خیال ہوگا کہ یہ دعوے نصوص صریحہ سے ثابت نہین۔ اور جو دلائل بیان کئے گئے ہین وہ باطل ہین۔ تو ہم دو سو روپیہ انعام دین گے۔ اگر وہ قسم کہا کر کہدین گے کہ وہ دلائل باطل ہین۔ اور خدا تعالی کی عادت نہین ہے کہ وہ اپنے وعدون اور میعادون مین کیسکی توبہ یا خوف سے تاخیر ڈالدیتا ہے

یہ آپکے آٹھ صفحے کے پورے مطالب کا خلاصہ ہے۔ اب ناظرین اسپر ہماری ریمارکس (دفتر سچائیت) سنین

نمبر اول مین جو آپنے فرمایا ہے کہ اس پیشگوئی کا بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی موت تھی۔ یہ اسلئے فرمایا ہے کہ احمد بیگ مرچکا تھا۔ وہ نہ مرتا تو بھی چھوٹا حصہ ہو جاتا۔

مگر کادیانی کے اصل الہام یا احتلام اشتہار ۱۰ جولائی ۸۸ء منقول ص ۱۸۱ از نمبر رسالہ ہذا

اور اشتہار ۲ مئی [illegible] منقول [illegible] اور اسکے خط ۴ مئی [illegible] منقول [illegible] اور اسکے ضمیمہ شہادت القرآن منقول [illegible] کے ناظرین پر مخفی نہوگا۔ کہ بڑا حصہ اس الہام و پیشگوئی کا اور اصل مقصود الہام منکوحہ آسمانی کا دیانی کا اسکے پاس واپس آنا ہے۔ تو مرزا احمد بیگ کا مرنا اسکا ایک چھوٹا حصہ اور ایک ذریعہ یا زینہ ہے۔ اسکو کادیانی کا بڑا حصہ قرار دیتا ہے۔ سفید جھوٹ ہے۔

نمبر ۲ مین جو کادیانی نے کہا ہے کہ پہلے حصہ کے پورے ہونیکا صاحب اشاعۃ السنۃ نے اعتراف کر لیا ہے یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ اور دروغ گویم بر روے تو کا مصداق کادیانی سچا ہے تو بتادے کہ اشاعۃ السنۃ کا یہ اعتراف کس صفحہ مین مرقوم ہے۔ اشاعۃ السنۃ کے صفحہ (۳۹) جلد (۱۵) نمبر (۲) مین تو اسکے وقوع سے لاعلمی ظاہر کی گئی ہے۔

نمبر ۳ مین جو کادیانی نے مرزا سلطان احمد بیگ کا ڈر جانا بیان کیا ہے۔ یہ بھی محض کذب ہے۔ ہم نے ایک دوست (منشی محمد سعید نقشہ نویس راولپنڈی) کی معرفت مرزا سلطان محمد بیگ سے بعض چند سوالات اس امر کے متعلق سوال کیا۔ تو انہوں نے جواب مین ڈر جانے سے انکار کیا۔ جو معہ سوال ذیل مین نقل کیا جاتا ہے۔

سوال سوم۔ مرزا غلام احمد کے الہام سے آپکے دل پر کیا اثر ہوا تہا کیا آپ ڈر گئے تھے یا نہین

جواب۔ مرزا صاحب کو مین جہوٹا اور دروغگو جانتا تہا۔ اور جانتا ہون۔ اور مین مسلمان آدمی ہون۔ خدا کا ہر وقت شکرگذار ہون۔ سلطان محمد بیگ۔ بقلم خود۔

حضرات ناظرین! کیا آپ یہ جانتے ہین کہ درصورت انکار خوف مرزا سلطان محمد بیگ سے کادیانی نے قسم کا مطالبہ بوعدہ انعام یکہزار (لغایت چہار ہزار) کیون نہین کیا۔ جیسا کہ عبداللہ آتہم سے کیا تہا۔ اسکی وجہ ہم سے سنین۔ کادیانی کو خوب یقین تہا کہ سلطان محمد مسلمان ہے نوجوان ہے انگریزی خوان ہے پولیس ملازمون کا صحبتی اور متعلق ہے۔ وہ اپنے سچے انکار پر فوراً قسم کہا کر روپیہ وصول کرے گا۔ عبداللہ آتہم کی طرح بڈہا اور ضعیف القلب عیسائی نہین۔ کہ وہ سچی قسم سے بھی ڈر جائے گا۔

حضرت ! اس جھوٹے مسیح کی ان پالیسیون کو سمجھین اور اسکے مکار اور عیار ہونیکا یقین کرین

نمبر ۴ مین جو مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر **عقلی** دلیل بیان کی ہے ۔ وہ بھی محض ہذیان و مغالطہ ہے عقلمند انسان کسی پیشگوئی کرنیوالیکو جھوٹا جانتا ہے تو ایک نہین ہزار بار اگر وہ کسی شخص کی بابت کی نسبت پیشگوئی کرے ۔ اور پھر وہ شخص فوت بھی ہو جاوے تو وہ عقلمند اس مدعی کو پیشگوئی کا اثر نہین سمجھتا ۔ اور نہ اس سے ڈرتا ہے ۔ بناءً علیہ احمد بیگ کی موت سے سلطان محمد کا ڈر جانا ان کی کم فہمی [illegible] اور جو **نقلی** (روایتی) دلیل بیان کی ہے وہ ہرگز لائق اعتماد و قبول نہین کیونکہ اس روایت کے راوی اور ان خطونکے کاتب حکیم فضل الٰہی صاحب متوطن (کوٹ بھوانیداس ضلع گوجرانوالہ) مقیم لاہور ہین خاکسار نے انکو اپنے فرودگاہ لاہور مین بلا کر حال دریافت کیا تو انہون نے چند اشخاص کے سامنے اقرار و اظہار کیا کہ "مین خطونکا کاتب نہین ہون"۔ اور ان کی یہ روایت کادیانی کی تائید و تصدیق مین تین وجہ سے لائق قبول و اعتماد نہین

وجہ اول کہ ان خطون مین بقول کادیانی دستخط ان حکیم صاحب مرزا سلطان محمد بیگ کا کوئی اعتراف قصور و توبہ درج نہین جو کچھ ہے ان کے بزرگون کیطرف سے ہے۔ و از انجا کہ قصور نکاح ثانی زوجہ آسمانی کادیانی کا مرتکب اصل مباشر خود مرزا سلطان محمد بیگ صاحب ہین نہ انکے بزرگ جو صرف معاون و مشیر ہین۔ لہذا وہ اعتراف قصور و توبہ اصل مباشر کے انکار و اصرار کے مقابلہ کالعدم بلکہ ناقابل اعتبار ہے۔

وجہ دوم یہ کہ مرزا سلطان محمد بیگ نے اپنی اس تحریر مین جو ہمارے سوالات کے جوابات مین انہون نے ارسال کی ہے۔ اس سے بھی انکار کیا ہے کہ ان کے کسی رشتہ دار نے کوئی خط متضمن توبہ و استغفار مرزا غلام احمد کے نام بھیجا ہو۔ لہذا ان خطون کا اعتراف قصور و توبہ باوجودیکہ وہ غیر مباشر کا اعتراف ہے۔ اور غیر راقم کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ لائق اعتبار نہین ہے۔

وجہ سوم اسلئے کہ اس اعتراف توبہ کے ناقل و کاتب حکیم فضل الٰہی صاحب ہین اور وہ کادیانی کے جیسے حواری (مددگار) اور ذوالوجہین (دو رخے) ہین۔ مسلمانون کی جماعت مین وہ

وہ آتے ہین۔ تو کہتے ہین کہ ہم کادیانی کا حواری نہین ہین۔ اور جب کادیانی کے حواریون اور مریدون سے خلوت کرتے ہین تو ان کے ہم صفیر و ہمدگار بن جاتے ہین۔ انکی اس دو سرچالیت پر بسردست تین دلائل پیش کئے جاتے ہین۔ باقی پھر کبھی۔ اگر حکیم صاحب نے ہم سے اسباب مین چہرہ پہاڑکی۔ یا باقی صحبت بتا

پہلی دلیل یہ ہے کہ وہان کے خاص ہی جلسون اور کمیٹیون کے ممبر ہوتے ہین۔ اور انکی بعض مذہبی مجلسین انہی کے خاص اہتمام سے اور انہی کے خاص مکان پر ہوتی ہین اسکی تصدیق چاہو تو حافظ **فضل احمد و مولا بخش** کا اشتہار مباحثہ جو حکیم صاحب ہی کے مکان کے پتہ سے جاری کیا گیا ملاحظہ

دوسری دلیل یہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً کادیانی کے عقاید کفریہ کی تائید و تصدیق کے لئے کھڑے ہو جاتے ہین۔ **دو دفعہ** خاکسار کے فرودگاہ پر آئے۔ اور عقاید کادیانی کے حامی بنے۔ **ایکدفعہ** اسبات کا ثبوت لیکر آئے کہ جو کادیانی ملائکہ کو ارواح کواکب قرار دیا ہے یہ کفر نہین ہے۔ **دوسری دفعہ** اس امر کا ثبوت آپنے پیش کیا کہ جو کادیانی نے آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنے اوپر لگایا ہے یہ کفر نہین ہے۔ جب ہم نے ان باتون کا کفر ہونا ان کے سامنے ثابت کیا۔ تو باوجودیکہ عاجز اور لاجواب ہو گئے مگر پھر بھی ان باتون مین کادیانی کی تائید کرنے سے باز نہ آئے۔ اور اس لاجواب ہونیکے بعد **شیخ محی الدین** واعظ انجمن حمایت اسلام کے نام اس مضمون کا رقعہ لکھا کہ "جو کادیانی نے اپنے آپ کو مرسل یزدانی لکھا ہے اسکا ثبوت قرآن، حدیث مین موجود ہے۔ اور اسکی تفصیل مین پورا مرزائی بنکر دکھا دیا۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ کادیانی کے حواریون اور اسکے مذہب پھیلانیوالون کو تبرعاً و حسبتاً بلا معاوضہ مالی مدد دیتے ہین۔ اور کادیانی کے مخالفون اور نکتہ چینیون کا بالعوض اصلاً ابھی حق بھی ادا نہین کرتے۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ لاہور مین ایک شخص **قطب الدین** واعظ ساکن حضر بروتھی (جو اس عاجز کا شاگردان شاگرد ہے۔ اور بدقسمتی سے اور کم علمی کی وجہ سے کادیانی کے دام پھنس گیا ہوا ہے) کادیانی کی تائید مین برسر بازار وعظ کہتا پھرتا تھا۔ (جسکا صلہ و انعام بھی اُس نے برسر بازار راشد مسلمانون سے پایا) اسکو حکیم صاحب نے علی رؤس الاشہاد (لوگون کے سامنے) وعدہ دیا کہ

دیئے۔ تاکہ اور لوگ بھی انکی تقلید کرین اور اسکو مالی مدد دین۔ اور جب حکیم صاحب اشاعۃ السنہ کے ان پرچون کا جواب خاکسار سے لیگئے تھے معاوضہ طلب کیا۔ تو اسکے جواب مین آپنے اس مضمون کا رقعہ لکھا جس مین چندہ دینے سے انکار اور مفت رسالہ لینے کا سوال پایا جاتا ہے۔

ان وجوہات ثلثہ سے ناظرین یقین کرین گے کہ حکیم صاحب کادیانی کے پکے حواری ہین۔ لہذا انکی روایت و شہادت کادیانی کی تائید مین مقبول نہین۔ مرزا سلطان محمد بیگ کے خوف پر عقلی و نقلی دلیل بیان کرکے جو کادیانی نے کہا ہے کہ ان تمام قرائن کو دیکھکر ہمین یقین ہو گیا تھا۔ کہ تاریخ وفات سلطان محمد بیگ قائم نہین رہ سکتے" یہ بھی محض جھوٹ ہے۔ اور بنا ر فاسد علی الفاسد آپکو یہ یقین یا کم سے کم غلبہ ظن یا ادنی درجہ کا وہم بھی اسکا گذرتا تو آپ ۶ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے پہلے اس مضمون کا اشتہار جاری کرتے۔ آپ اشتہار جاری کرنیکے ایسے عادی ہین۔ کہ اپنی محبوبہ زوجہ کا حل اور مبغوضہ زوجہ کی طلاق اور اولاد کو عاق کرنیکے اشتہار سے نہین رک سکے پس اگر ان کو کچھ بھی اشارہ عالم بالا سے ہوتا یا آپکا ملہم عالم الملکوت آپ کو القا کرتا یا واقعہ مین آپ کو کوئی خط معذرت بزرگان سلطان محمد کی طرف سے ملتا تو آپ ضرور اسکا اشتہار کر دیتے تاریخ وفات مرزا سلطان محمد بیگ گذر گئی۔ اور اس جوان کی صحت کے ساتھ زندگی آپکی شرمندگی کی موجب ہوئی۔ تب آپنے اپنے ایک جیبی حواری کی مدد سے یہ ڈھکوسلہ بنا لیا۔ دنیا مین کون ایسا احمق ہے جو ان واقعات کو سنکر یا جانکر آپکے اس ڈھکوسلہ کو مان لیگا۔ اور اسکو آپ کی بناوٹ نہ کہیگا

نمبر ۵ مین جو آپنے ڈر جانیسے الٰہی وعدہ عذاب کے ٹلجانیکو سنت قدیم خداوندی قرار دیا ہے۔ یہ بھی محض کذب ہے۔ جسکا کافی بیان اس جلد مین لغایت ۱۳۳ تک ہو چکا ہے۔

نمبر ۶۔ مین جو آپنے ہم تینون مین سے کسی ایک کی قسم اس بیان پر چاہی ہے۔ اس قسم کے لئے خاکسار جس تاریخ و جس مقام مین بجز قادیان آپ چاہین حاضر ہو۔ مگر اسپر انعام دو سو روپیہ نہین چاہتا۔ بلکہ بجائے دو سو روپیہ کے آپکی مسلمان ہو جانے اور عقاید جدیدہ کفریہ سے آپ کے تائب ہونیکا طالب ہے۔ اور اگر آپ اس سے انکار کرین تو پہر اور انعام تجویز کیا جاویگا جو از قسم مال ہوگا۔ اسکا اظہار آپکے مسلمان ہونے اور عقاید کفریہ سے تائب ہونے سے انکار کے بعد کیا جائیگا۔

اس قسم کے نامناسب ہونیپر اب مجھکو کوئی ڈرسنانا چاہتے ہین تو اُسکی میعاد تین دن مقرر کرین ۔ اس سے زیادہ میعاد مقرر کرینگے تو اُسکو منظور نہ کیا جائیگا ۔ اور کمی میعاد کا آپکا اختیار ہی دیاگیا ہی ۔ چنانچہ صـ مین معروض ہوچکا ہی ۔ اور اگر آپ اس انعام و شرط سے میری قسم منظور نہ کرین تو بالمقابلہ تسلیم پیش کرین اور اسپر وہی دو سو روپیہ جو آپنی تجویز کئے ہین انعام لین ۔ مگر مین آپکی بلکہ آپکے ان حواریان کی جنکو مین آپکی مانند دہریہ و لامذہب جانتا ہون قسم ہرگز منظور نکرونگا ۔ آپ اور وہ لوگ تو دو سو روپیہ کیا دو روپیہ پر بہی قسم کہا جانیکو تیار ہو جائینگے ۔ بلکہ مین آپکے گروہ سے ان لوگون مین سے جو صرف دہوکہ سے آکر آپکے دام مین پہنسے ہوئے ہین ۔ اور ہنوز مذہب و اسلامی اعتقاد کا حصہ انمین باقی ہو ۔ اور ان کے نام سے مین گنہ چکے ہین ۔ اول خانصاحب **محمد علی خان** رئیس مالیرکوٹلہ کی قسم چاہتا ہون ۔ وہ انہی الفاظ سے جو آپ مجہ سے کہلانا چاہتے ہین یہ کہین ۔ اور اس طرح قسم کہا جائین ۔ کہ ہم نے ان دلائل فریقین کو جو خدا تعالے کے موعود و موقت عذاب کے ٹل جانے یا نہ ٹلنے کی بابت کادیانی کے اشتہارات اور اشاعۃ السنہ کے مضامین مین بیان ہوئے ہین بغور و تعمق سے ملاحظہ کیا ہے ۔ ہمارے ایمان و کانشنس کی شہادت سے کادیانی کے دلائل غالب و راجح ہین ۔ اور اشاعۃ السنہ کے دلائل مرجوح و مغلوب ہین ۔ اور ہمکو ملاحظہ دلائل سے یقین ہو گیا ہے کہ خدا تعالے اپنے موقت و موعود عذاب موت کو لوگون کے سچے مسلمان ہو جانے سے بلکہ جہوٹے ایمان لانے سے بلکہ کاذبانہ کسیقدر ڈرجانیسے ٹلا دیا کرتا ہے ۔ اس بیان مین ہم اپنے دلی اعتقاد و کانشنس کے خلاف کرتے ہین ۔ تو ہمکو خدا ایسے دکہ و عذاب سے ہلاک کرے جو کسی جہوٹے پر نہ آیا ہو ۔

خانصاحب **محمد علیخان** تسلیم کتب کادیانی اس قسم سے انکار کرین تو دوسرے درجہ پر حافظ **محمد یوسف** صاحب ضلعدار نہر اسی تفصیل سے قسم کہا جائین ۔ وہ بہی بطرز انکار کر جائین تو بدرجہ سوم منشی **عبد الحق** صاحب اکونٹنٹ پنشنر لاہور وہ بہی انکاری ہون ۔ تو بدرجہ چہارم منشی **الٰہی بخش** صاحب اکونٹنٹ لاہور وہ بہی انکاری ہون ۔ تو بدرجہ پنجم **سید فتحعلیشاہ** ڈپٹی کلکٹر نہر ۔ یہ لوگ چونکہ عربی و دینی علوم مین دخل نہین رکہتے لہذا ان مین سے ہر ایک کو عربی عبارات کا مطلب سمجہنے کے لئے کادیانی کے گروہ سے منشی (یا مولوی) **محمد احسن امروہی** کو اپنے ساتھ شریک کرنا ضروری ہوگا ۔ جو کسیقدر عربی مین دخل رکہتے ہین ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور انکو بھی انکے ساتھ قسم کہانی پڑیگی یہ صاحب بھی کادیانی کے ہاتھ مین جیسے ہوئی ہین - اور اسلام سے بھی کچھ تعلق رکھتے ہین - اس لئے ہم ان کی قسم کو ان لوگون کے ساتھ منظور کرتے ہین - اور اگر یہ لوگ کادیانی کے پچھلے اشتہارات کے دلائل پر مطمئن نہین تو انکو ہمارے دلائل و جواب کے مقابلہ مین کمزور سمجھین - تو اس امر کا اعتراف کرکے کادیانی سے درخواست کرین کہ وہ اپنے دعوی الہی وعدہ عذاب بموت کے ٹلجانے" پر اور قوی دلائل جو کہ وہ زمین مین صرف دو گفتہ مین بیان کرنا چاہتا ہو قلمبند کرا کر ہمارے پاس بھیجدین اور ہم انکا جواب لکھین اور پھر جانبین کے دلائل کا موازنہ و مقابلہ کرکے اسکے دلائل کو غالب پاوین تو اسی تفصیل اور اسی ترتیب سے قسم کہا کر اور کادیانی کو بھی انعام دلائین -

اور اگر دلائل وعدہ عذاب بموت کو ٹلجانے کے علاوہ کادیانی سے ہمارے جملہ الزامات مندرجہ رسائل اربعہ "(۱) کادیانی پر نہیابی اشاعۃ السنۃ - (۲) لعنۃ اللہ علی الکاذبین تتمہ تکملہ - (۳) حرامزادہ الخ - (۴) زوجہ فرضی کادیانی الخ" کا پورا جواب لکھوائین - اور پھر اسکا جواب ہم سے لکھوا کر انہین موازنہ و مقابلہ کرکے کادیانی کی جانب کو غالب اور اشاعۃ السنۃ کو مغلوب سمجھین - تو اسپر بھی اسی ترتیب اور اسی تفصیل سے قسم کہائین - اور انکو صلہ مین دو ہزار روپیہ انعام کادیانی کو دلوائین - اس دو ہزار روپیہ کی کفالت چاہین تو ہمارا نیا مکان (دیوانخانہ جسمین ابجمعہ زر دو دو ہزار شب باش ہو چکے ہین) مکفول کرالین جیسا کہ جواب براہین احمدیہ کی انعام مین بھی ذیل مکفول کرائے تھے - اگر یہ بات کادیانی نے نہ مانی اور جواب مضامین اربعہ مذکورہ کے لکھنے کی جرأت نہ کی اور انکو موجودہ اشتہارات کے دلائل پر مطمئن نہوئے سبب ان لوگون نے قسم نہ کہائی تو تمام مسلمان جان لین کہ اس دعوی خوف کے موعودہ عذاب بموت ٹلجانے" پر کادیانی اور اسکے اتباع مذکورین کو یقین و اطمینان نہین ہے - اور اس دعوی مین وہ بہت دعوی کررہے اور دیدہ دانستہ دھوکا دے رہے ہین -

نمبر ۷ مین جو آپنے والیس منکوحہ آسمانی کی پیشنگوئی کی ہے اسکی کوئی میعاد نہین بتائی لہذا یہ پیشنگوئی بلکہ کسی دعوی الہام یا مسیحائی وغیرہ کی دلیل نہین ہوسکتی - ایسی پیشنگوئی اگر کوئی آپکی موجودہ منکوحہ کی نسبت کرے اور یہ کہے کہ آپکے مرنیکے بعد وہ اسکی نکاح مین آویگی تو کیا اسکو ملہم یا مسیح وغیرہ ہرگز نہین لہذا مناسب ہے کہ اگر اس پیشنگوئی سے آپ اپنا کوئی دعوی الہام یا مسیحائی وغیرہ ثابت کرنا چاہتے ہین تو اسکی میعاد مقرر کرین ورنہ اسکو ابھی ذہن مین رکھین - ان تشریحات سے کادیانی کی راست بیانی اچھی طرح ثابت ہوئی - اب وہ انصاف ناظرین کے ہاتھ مین ہے - خدا تعالی توفیق انصاف دے

اطلاع: [illegible] مدرسہ دارالسلام کا جلسہ [illegible] حضرت شیخنا و شیخ الکل میان سید محمد نذیر حسین صاحب [illegible]

[illegible] گیا - لہذا اشتہار عزم کا ملتوی ہو گیا - اس تقریب سے امید ہے الہ آباد - آرہ - رحیم آباد ضلع دربھنگہ وغیرہ بھی جانا ہوگا - جو صاحب [illegible] ملنا چاہین وہ الہ آباد معرفت ڈاکٹر کرامت اللہ [illegible] آرہ معرفت مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب اور رحیم آباد معرفت مولوی عبد الرحیم صاحب اطلاع دین - بقیہ نمبر ۱ جلد ۱۶ بعد واپسی جلد ہدیہ ناظرین ہونگے - انشاء اللہ تعالے -